سر اور داڑھی کے بالوں کو رنگنا؟

جناب حبیب الرحمان صاحب کوٹلہ ائمہ جہلم سے لکھتے ہیں :
"کیا سر اور داڑھی کے بالوں کو سیاہ رنگ سے رنگنا جائز ہے؟ جواب باصواب سے آگاہ کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ جزاکم اللہ، والسلام!"

جواب، اقول و باللہ التوفیق :

یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ ہم پہلے مجوزین (جائز قرار دینے والوں) اور مانعین (منع کرنے والوں) کے دلائل نقل کرتے ہیں!

مجوزین کے دلائل :

۱۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیّروا الشیب ولا تشبّھوا بالیھود" (تحفۃ الاحوذی، ج ۳ ص ۵۵، عن ابی ھریرۃؓ)
"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بالوں کو رنگ کر تبدیل کر دو اور یہود سے مشابہت اختیار نہ کرو"
بخاری شریف میں اسی روایت کے ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں :
"انّ الیھود والنصارٰی لا یصبغون فخالفوھم"
"یہود و نصاریٰ (بالوں کو) نہیں رنگتے، لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو"
۲۔ دوسری حدیث حضرت جابرؓ سے مروی ہے، آپؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوبکرؓ کے والد حضرت ابو قحافہؓ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کے سر اور داڑھی کے

بال سفید ہیں، تو آپؐ نے ان کے گھر والوں سے فرمایا:

"غیّروا ھٰذا بشئ"

"کسی چیز سے ان (بالوں کی رنگت) کو تبدیل کر دو"

ان ہر دو روایات کے عموم کے پیشِ نظر مجوزین کا عندیہ یہ ہے کہ ہر رنگ سے داڑھی اور سر کے بالوں کو رنگا جا سکتا ہے، خواہ وہ سیاہ ہی کیوں نہ ہو۔

علاوہ ازیں مجوّزین بعض صحابہ کرامؓ کے عمل کو بھی بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں، جن میں حضرت عثمان، حضرت حسن، حضرت حسین، عبداللہ بن جعفر، سعد بن ابی وقاص، نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔ نیز تابعین میں سے عمرو بن عثمان۔ علی بن عبداللہ، ابوسلمہ۔ امام زہری، ایوب، اسماعیل رحمہم اللہ وغیرہم کا طرزِ عمل بتلاتے ہیں کہ یہ حضرات بالوں کو سیاہ رنگ سے رنگ لیا کرتے تھے۔

مانعین کے دلائل:

جبکہ مانعین کا استدلال درج ذیل روایات سے ہے:

۱۔ "عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یکون قوم یخضبون فی اٰخر الزمان بالسّواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ"

"حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو بالوں کو رنگیں گے، جیسے کبوتر کے پوٹے، یہ لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکیں گے"

اس روایت سے ظاہر ہے کہ سیاہ رنگ میں بالوں کو رنگنا درست نہیں۔ اس روایت کو مجوّزین، عبدالکریم بن ابی المخارق کے پیشِ نظر ضعیف قرار دیتے ہیں، لیکن حافظ ابن حجرؒ نے اسے ثقہ کہا ہے۔

۲۔ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم غیّروا الشّیب ولا تقربوہ السّواد" (مسند احمد ج ۳ ص ۲۴۷ عن انسؓ)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سفید بالوں کو (رنگ کر) تبدیل

کرو، لیکن انھیں سیاہ نہ کرو۔"

۳۔ "من غیّر البیاض بالسّواد لم ینظر اللہ الیہ" (کامل لابنِ عدی ج ۶ ص ۲۱۱۴، عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہٖ)

"جس نے سفید بالوں کو سیاہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔"

۴۔ حضرت ابوالدرداءؓ سے ایک مرفوع روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"قال من خضب بالسّواد سوّد اللہ وجھہٗ یوم القیامۃ" (فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۵۵، بحوالہ طبرانی۔ کامل لابنِ عدی ج ۳ ص ۱۰۷۷)

"جس نے سفید بالوں کو سیاہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو روزِ قیامت سیاہ کر دیں گے۔"

مانعین یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض صحابہؓ اور تابعینؒ کا طرزِ عمل مرفوع روایات کے مقابلے میں باعثِ التفات نہیں۔ نیز یہ کہ مجوزین کے دلائل میں حضرت جابرؓ سے مروی، حضرت ابوقحافہؓ والی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے، جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

"واجتنبوا السّواد"

یعنی "سیاہ رنگ سے بچو!"

لیکن مجوّزین ان الفاظ کی زیادتی کو محلِّ نظر قرار دیتے ہیں کہ یہ الفاظ مرفوع نہیں — جبکہ مانعین کی پیش کردہ روایات کو بھی وہ ضعیف اور ناقابلِ احتجاج بتلاتے ہیں۔

ان مختلف دلائل میں تطبیق کو مدِّنظر رکھتے ہوئے صاحبِ تحفۃ الاحوذی نے حافظ ابن قیمؒ سے جو الفاظ نقل کیے ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"اس کا جواب دو طرح سے ہے۔ اوّلاً یہ کہ خالص سیاہ رنگ ممنوع ہے، لیکن جب اس میں مہندی ملائی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ سیاہ رنگ اور مہندی کو ملا کر لگانے سے بال خالص سیاہ نہیں ہوتے، بلکہ ان کا رنگ سرخ و سیاہ ہوتا ہے، جو ممنوع نہیں۔ ثانیاً یہ کہ کبیرہ عورت کے لیے خاوند کو دھوکا دینے کے لیے سیاہ رنگ استعمال کرنا ممنوع ہے، ورنہ نہیں — تاہم پہلا جواب ہی زیادہ صحیح ہے۔"

(دیکھیے تحفۃ الاحوذی ج ۳ ص ۵۶)